www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالماجد دریا بادی

انقلابِ عظیم (فتح مکّہ)

مہینوں کی تپش و تابش، لو اور لپٹ، تڑاقے اور جلاپے کے بعد جب برسات کی ہوائیں چلتی ہیں تو کالے کالے بادل امنڈ امنڈ کر آتے ہیں اور جل تھل بھر جاتے ہیں۔ سالہا سال کی سختیوں اور آزمائشوں امتحانات اور ابتلاآت کے بعد جب مشیتِ مطلقہ کو، اس مشیت کو جس کے اوپر کوئی مشیت نہیں منظور ہوا کہ مردہ میں جان پڑ جائے اور سوکھی ہوئی کھیتی لہلہانے لگے تو نیتوں کے رُخ پلٹ دیے اور دلوں کی اقلیم میں انقلاب برپا کر دیا۔ جو گردنیں اکڑی ہوئی تھیں وہ جھکیں اور جو زبانیں انکار پر اڑی ہوئی تھیں وہ اقرار کا حکم پڑھنے لگیں۔ جو قلوب اپنی سختی و قساوت میں پتھر کو شرما رہے تھے وہ پانی ہو ہو گئے اور جو جہنم کے شعلوں کے لیے تیار ہو رہے تھے وہ جنت کے ٹکٹ کی خریداری کو لپک لپک کر بڑھے۔ مکّہ کی سرزمین جو توحید کی منادی کرنے والے پر تنگ ہو چکی تھی۔ اب اسی بے بس اور بے کس یتیم کے جاہ و جلال، فتح و اقبال کے سامنے اپنی ساری وسعتوں اور پہنائیوں کے ساتھ پیش ہوئی اور خانہ کعبہ کا دروازہ اسی ہجرت کر جانے والے پردیسی کے ہاتھوں نہیں بلکہ اس کے خادموں اور خدمت گزاروں کے ہاتھوں کھل رہا۔ جس اللہ کا نام زبان پر لانا منع تھا اب اسی کی بڑائی کی پکار عرب کے گوشہ گوشہ میں گونجی اور اس کے جس بندہ کو مکّہ نے حقیر جانا اور طائف نے تمسخر کیا تھا اس کی سچائی اور عظمت کی شہادت دینے پر اب مکّہ و طائف، نجد و حجاز، یمن و عمان، دشت و جبل کے پیر و جواں، زن و مرد، غول کے غول، خیل کے خیل، جھپٹ جھپٹ کر آگے بڑھنے لگے۔ جس مجبور و بے کس کو اپنا عزیز و محبوب وطن بہ الفاظ گبن لاؤں لات صرف ایک رفیقِ طریق کی معیت میں چھوڑنا پڑا تھا[1]۔ وہ اس شہر میں جس کے در و دیوار تک اس کی عداوت کا عہد کر چکے تھے

[1] گبن (GIBBON) مشہور انگریز مؤرخ ہے۔ روما کی ضخیم تاریخ (FALL AND DECLINE OF ROMAN EMPIRE) میں اسلام اور شارعِ اسلام کا بھی ذکر کیا ہے۔ واقعہ ہجرت کے سلسلہ میں (باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے آٹھویں ہی برس اس شان سے داخل ہوا کہ دس ہزار آہن پوش جاں باز اس کے جلو میں تھے اور رسول کبریا نبوی کا منظر اس جاہ و جلال کا تھا کہ بڑے سے بڑے دشمنِ اسلام کی آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئیں۔ ایک مؤرخ ان الفاظ میں نقشہ کھینچتا ہے۔

لشکرِ اسلام جب مکہ کی طرف بڑھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے ارشاد فرمایا کہ ابوسفیانؓ کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر کھڑا کرو کہ افواج الٰہی کا جلال اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ کچھ دیر کے بعد دریائے اسلام میں تلاطم شروع ہوا۔ قبائلِ عرب کی موجیں جوش جوش مارتی ہوئی بڑھیں۔ سب سے پہلے غفار کا پرچم نظر آیا۔ پھر جہینہ، پھر ہذیم، پھر سلیم۔ ہتھیاروں میں ڈوبے ہوئے تکبیر کے نعرے لگاتے ہوئے نکل گئے۔ ابوسفیان ہر دفعہ مرعوب ہو ہو جاتا تھا۔ سب کے بعد انصار کا قبیلہ اس سر و سامان سے آیا کہ آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ ابوسفیان نے متحیر ہو کر پوچھا یہ کون لشکر ہے؟ حضرت عباسؓ نے نام بتایا۔ دفعتہً سردارِ خزرج سعدؓ بن عبادہ ہاتھ میں علم لیے ہوئے برابر سے گزرے اور ابوسفیانؓ کو دیکھ کر پکار اُٹھے

الیوم یوم الملحمۃ الیوم تستحل الکعبۃ

(آج گھمسان کا دن ہے۔ آج کعبہ حلال کر دیا جائے گا)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) لکھتا ہے: "اب مکہ کی سرداری امیہ کے خاندان میں آئی اور ابوسفیان کو ملی جو خاندان بنی ہاشم کا جانی دشمن اور مذہب شرک کا زبردست علمبردار تھا۔ اس نے پیغمبر کی قسمت کے فیصلے کے لیے ایک مجلس قریش اور ان کے حلیفوں کی منعقد کی ...... فیصلہ قتل کا ہوا اور قرار یہ پایا کہ ہر ہر قبیلہ کا ایک ایک شخص ان کے قلب میں تلوار بھونکے تاکہ قصاص لینا بنی ہاشم کے لیے آسان نہ رہ جائے۔ کسی فرشتہ یا جاسوس نے سازش کی مخبری کر دی۔ اب پیغمبر کے لیے بجز ترکِ وطن کے کوئی چارہ نہ تھا۔ رات کی تاریکی میں محض ابوبکر کو ساتھ لے کر چپکے سے اپنے گھر سے نکلے (باب: ۵۰) مکہ میں فاتحانہ داخلہ بھی اسی کی زبان سے سنیے:

"جوش و خروش اور نظم و باقاعدگی نے کوچ کو بھی جاری رکھا اور دلاور کو بھی قائم رکھا تا آنکہ دس ہزار تلواروں کی چمک دمک نے حیرت زدہ قریش کو پرقوت دشمن کی آمد پر چونکا دیا۔ مغرور ابوسفیان نے شہر کی کنجیاں لا کر حوالہ کر دیں اور اس کے سامنے سے پرچموں اور ہتھیاروں کے جو جلوس پہ جلوس گزر رہے تھے۔ انھیں دیکھ دیکھ کر غش غش کرتا رہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے آخر کو کبۂ نبوی نمایاں ہوا۔ جس کے پرتو سے سطح خاک پر نور کا فرش بچھتا جاتا تھا۔

حضرت زبیر بن العوام علمبردار تھے۔[۱]"

چند سال کے اندر دیکھتے دیکھتے دنیا کی کایا پلٹ چکی تھی۔ اب، راج تھا تو مکہ کے اس اُمّی کا۔ اور جیت تھی تو بنی ہاشم کے اس یتیم کی۔ ابوجہل کی مختاری، عتبہ کی سرداری، ابولہب کی ریاست سب نسیاً منسیا ہو چکی تھی اور عاص بن وائل، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ کے بھائی اور بھتیجے، پوتے اور پوتی اگر کہیں تھے تو اس آرزو اور تمنا میں دوڑتے ہوئے کہ اللہ کے رسول کی رکابوں کو چومیں اور خاک پا کو آنکھوں سے لگائیں۔

یہ عجیب وغریب نظارہ، عالم رؤیا و منام میں نہیں۔ نگاہ کشفی اور عرفانی سے نہیں۔ اسی عالم حس و بیداری میں ان ہی مادی آنکھوں سے دکھایا گیا اور دکھانے کے ساتھ ہی جتا بھی دیا گیا کہ یہ جو کچھ ہوا۔ محض نصرتِ الٰہی سے ہوا۔ نصرت کا وعدہ شروع ہی سے تھا۔ نصرت علم باری میں مقدر ہو چکی تھی۔ جب اس کی گھڑی آئی، نصرت اپنے عین وقت پر ظاہر ہو کر رہی۔

اذا جاء نصر اللہ والفتح ۔۔۔ ورنہ کوئی بڑے سے بڑے انسان بھی اپنے عزم و ہمت، اپنی سعی و زور بازو سے ممکن نہ تھا کہ اتنا زبردست اور عظیم الشان انقلاب پیدا کر سکتا اور فتح اسی نصرتِ الٰہی ہی کے نتیجہ کے طور پر ظاہر ہو کر رہی۔ نصرت کا رنگ تو لطیف و خفی ہوتا ہے۔ اس کا ادراک تو صرف صاحب بصیرت ہی کر سکتے ہیں۔ فتح کا ظہور ایسا مادی اور اس قدر نمایاں اور کھلا ہوا ہو کر رہا کہ عامی سے عامی نے بھی اسے دیکھا اور غبی سے غبی بھی اس کو سمجھ کر رہا۔ پھر نری "فتح" تو دوسروں کے لیے بھی ممکن ہے۔ جیموں کے فاتح تو دنیا میں اور بھی ہوئے ہیں۔ یہ نبی کی فتح تھی۔ اللہ کے سب سے بڑے پرستار کی فتح تھی۔ سکندر اور چنگیز، نپولین اور ہنڈن برگ کی فتح نہ تھی۔ یاد رہے نہیں دلایا جاتا کہ ملک کا رقبہ اتنا وسیع ہوا۔ خراج کی رقم میں اتنے کا اضافہ ہوا۔ رعایا کی گنتی اتنی بڑھی بلکہ مخاطبہ کے خاص مذاقِ پیغمبری

---

[۱] سیرت النبی۔ شبلیؒ جلد اول ص۵۲۳

[۲] فتح عربی میں چیز کے کھل جانے اور دشواریاں کے حل ہو جانے کو کہتے ہیں۔ الفتح ازالۃ الاغلاق والاشکال۔ راغب نے لکھا ہے کہ اس کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک وہ جو مادی آنکھوں سے نظر آتی ہے مثلاً دروازہ کا کھلنا قفل کا کھلنا وغیرہ اور دوسری قسم وہ ہے جو صرف چشم بصیرت سے نظر آتی ہے۔ پھر خود اس کی متعدد قسمیں ہیں اور ہر معنی کے استشہاد میں کلام مجید کی آیات پیش کی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روایت سے ارشاد یہ ہوتا ہے کہ اس فتح کے آثار میں تم نے سب سے بڑا اور نمایاں اثر یہ دیکھ لیا۔ (وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا) کہ جس میں شامل ہوتے لوگ اتّا دُکّا بھی ڈرتے تھے اس میں اب فوج کی فوج، جوق در جوق، گھرانے کے گھرانے، محلے کے محلے، قبیلہ کے قبیلہ کھلے خزانے ہانکے پکارے بے دھڑک اور بلا جھجک شامل ہو رہے ہیں اور شامل کاہے کو ہو رہے ہیں کسی انسانی جتھے کی تقویت کے لیے نہیں۔ قبیلہ، قوم، ملک، رنگ، نسل، وطن کا جھنڈا بلند کرنے کے لیے نہیں۔ نیشنلزم کے نام پر جینے اور مرنے کے لیے نہیں بلکہ فی دین اللّٰہ۔ محض اللّٰہ کے نام کی پاکی اور بلندی کے لیے، توحید کی پرستاری کے لیے لوگ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ہتھیار نہیں رکھ رہے تھے۔ سیاسی محکومی کے اقرار نامے نہیں لکھ رہے تھے۔ مسلمان ہو رہے تھے۔ توحید کا کلمہ پڑھ رہے تھے۔ جسموں اور زبانوں سے نہیں دل و جان سے اسلام کی حلقہ بگوشی میں آ رہے تھے۔ نجات و مغفرت کے پروانے حاصل کر رہے تھے اور کل تک جس نورِ حق کے خون کے پیاسے تھے آج اسی شمع کے گرد پروانہ وار خود نثار ہو جانے کو آگے بڑھ رہے تھے۔ دنیا نے "فتوحات" بہت سی دیکھی ہیں ایسی حیرت انگیز فتح" بھی چشمِ تاریخ نے نہیں دیکھی ہے؟ اس عجیب و غریب فتح کو بجز نصرتِ الٰہی کے اور کس شے پر محمول کرنا ممکن ہے؟

دنیا جب فتح مند ہوتی ہے تو عام طور پر کیا کرتی ہے؟ اچھلتی ہے، کودتی ہے، ناچتی ہے گاتی ہے، باجے بجاتی ہے، جشن مناتی ہے، کھاتی ہے، کھلاتی ہے، پیتی ہے پلاتی ہے۔ یہ "فتح" جس طرح اپنی ذات میں بے نظیر تھی اپنے ثمرات و عواقب کے لحاظ سے بھی بے نظیر دکھی گئی۔ حکم یہ نہیں ملتا کہ اس فتح کی خوشی میں شہر میں چراغاں کیا جائے، کوئی جلوس نکالا جائے۔ جلسے اور مظاہرے کر کر کے تجاویز پاس کی جائیں بلکہ ارشاد یہ ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اب

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

— دین کی تکمیل ہو چکی، فرائضِ نبوت تمام ہو چکے، پیام کی منادی تم کر چکے۔ حق کے لیے اور خالق کے حکم سے، خلق کی جانب اپنے دل پر جبر کے بہت رجوع رہ چکے۔ بس اب وقت ہے کہ اپنے اصلی ذوق کے مطابق صورۃً بھی تمام تر حق ہی کی طرف رخ کر لو۔ خالق ہی کی جانب رجوع ہو جاؤ۔ اسی کی حمد کی تسبیح میں لگ جاؤ۔ اسی سے استغفار شروع کر دو۔ اسی سے اپنی حفاظت کی دعائیں کرنے لگو[1] وہ تمہارا

---

[1] استغفار کے معنی لغت میں حفاظت طلب کرنے کے بھی آئے ہیں۔ بعض مفسرین نے استغفار سے امت کے لیے استغفار مراد لیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب، جو تمہارا اور سب کا مربیِ حقیقی ہے، بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا بڑا ہی رجوع بہ رحمت کرنے والا ہے۔

سبحان اللہ کیا شانِ بے نیازی ہے اور کس درجہ تکمیلِ عبدیت مقصود ہے۔ استغفار کا حکم اسے دیا جا رہا ہے جو خود دوسروں کی مغفرت کرے گا اور توبہ قبول ہونے کی بشارت اسے دی جا رہی ہے جو معصوم ہی نہیں معصوموں کا سردار ہے لیکن صلِّ علیٰ بندہ بھی کیسا تھا؟ اپنے مولا کا عاشقِ زار۔ حکم کی تعمیل معناً کس طرح کی ہوگی۔ اس کا حال اہلِ معنی ہی جان سکتے ہیں۔ لفظاً اس طرح کی کہ اٹھتے اور بیٹھتے، آتے اور جاتے کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ زبان سبحان اللہ وبحمدہ کے ورد سے نا آشنا رہی ہو اور کلماتِ استغفار مغفرت اس کے علاوہ۔ احکام میں مخاطب گو پیمبر ہوتے ہیں لیکن مراد امت ہوتی ہے۔ جب فتح و نصرت غلبہ و کامرانی کے موقع پر رسول تک کو حکم تسبیح و استغفار کا ہے تو غیر معصوم افرادِ امت کے لیے ان احکام کی تعمیل کتنے زائد درجوں میں ضروری ہوگی۔

ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور

- طاغوتی طاقتوں اور الحادی قوتوں پر ضرب کاری
- دین حقیقت کا علمبردار
- اسلامی ثقافت و نظام کا داعی
- سلفی عقائد کا نقیب
- روحانی اقدار کا پیامبر
- ہر شمارہ پاکستان کے نامور اہل قلم کی نگارشات سے آراستہ و پیراستہ

اور

- مدیر اعلیٰ کے قلم سے ہر ماہ تازہ حالات پر بصیرت افروز تبصرہ

○ قیمت فی پرچہ: ۷۵ پیسے ○ سالانہ چندہ: ۹/- روپے

بیرونِ ممالک سے ۹/ روپے علاوہ محصول ڈاک

منیجر ترجمان الحدیث ۔ ایبک روڈ۔ انارکلی لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ